عالمی قحط سالی اور مُعاشی خود انحصاری

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

سلسلہ: مضامین

عنوان: عالَمی قحط سالی اور مُعاشی خود انحصاری

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

عددِ صفحات: 5

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

: 00971559421541

: 00923458090612

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۴۷ھ/2026ء

عالَمی قحط سالی اور مُعاشی خود انحصاری

قربِ قیامت میں شدید قحط سالی، احادیثِ نبویہ میں بیان کردہ علاماتِ خُروجِ دجال میں سے ہے۔ احادیثِ مبارکہ کے مطابق زمین اپنی پیداوار کم کردے گی، بارشیں کم ہوں گی یا بے وقت ہوں گی، اور خوراک کی شدید قلت ہوگی، اُس دَور میں دنیا کو سخت غذائی قلّت اور قحط کا سامنا ہوگا!۔

قحط سالی کے دَور میں مسلمانوں کی غذا ذکرِ الٰہی ہوگی

(ا) تمام غذائی اَجناس اور پانی کے دستیاب ذخائر، دجّال اور اس کے گروہ کے قبضے میں ہوں گے، مسلمان بُوند بُوند کو ترس رہے ہوں گے، اور غذا کے طَور پر سوائے ذکرِ الٰہی کے اَور کوئی چیز دستیاب نہیں ہوگی، اور یہ ذکرِ الٰہی ان کے لیے کھانے کا بدل بن جائے گا۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا سے روایت ہے، حضور پُر نور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم نے قبل اَز دجّال پیش آنے والے شدائد کا ذکر فرمایا، تو صحابۂ کرام رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُم نے پوچھا کہ اس دن کونسا مال بہترین ہوگا؟ رحمتِ عالمیان صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: «غُلَامٌ شَدِيدٌ يَسْقِي أَهْلَهُ المَاءَ، وَأَمَّا الطَّعَامُ فَلَيْسَ» "وہ طاقتور غلام (خادم یا ملازم) جو اپنے گھر والوں (یا مالک) کو پانی لاکر دے سکے، جبکہ کھانا تو ہوگا ہی نہیں" صحابۂ کرام رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُم نے عرض کی کہ پھر اہلِ ایمان کی غذا کیا ہوگی؟ نبئ کریم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: «التسبيحُ والتكبيرُ والتحميدُ والتهليلُ» "تسبیح، تکبیر، تحمید اور تہلیل" سیّدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا نے پوچھا کہ اُس وقت اہلِ عرب کہاں ہوں گے؟ فرمایا: «العرَبُ يَومئذٍ قليلٌ»[1] "اُس وقت اہلِ عرب تعداد میں بہت تھوڑے ہوں گے"۔

---

(١) "مُسند الإمام أحمد" مسند النساء، ر: ٢٤٤٧٠، ٤١/١٨. و"مُسند أبي يَعلى" مسند عائشة، ر: ٤٦٠٧، ٨/ ٧٨.

حالات حاضرہ میں غذا فراہم کرنے والی دنیا کی سب سے بڑی کمپنیوں کا، آج دجّال کو اپنا مسیحا سمجھنے والے اسرائیل کی ملکیت میں ہونا محض اتفاق نہیں، بلکہ یہ سب دجّال کی آمد کے سلسلے میں، اُن لوگوں کی طرف سے کی جانے والی پلاننگ اور تیاریوں کا حصہ ہے، ہم مسلمانوں کو بنظرِ غائر اس کا مشاہدہ کرنے، اور عالمی حالات وواقعات کو سمجھنے کی اشد ضرورت ہے!۔

قحط سالی کا سلسلہ دجّال کی آمد سے تین سال قبل شروع ہوگا

(۲) دنیا بھر میں شدید قحط سالی کا سلسلہ، دجّال کی آمد سے تین سال پہلے شروع ہوگا۔ حضرت ابو اُمامہ باہلی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: «وإنّ قبلَ خُروجِ الدجّال ثلاثَ سنَواتٍ شِدادٍ، يُصِيبُ الناسَ فيها جُوعٌ شديدٌ»[1] "دجّال کے خُروج سے پہلے تین سال انتہائی سخت ہوں گے، اُس وقت لوگ شدید بھوک کا شکار ہوں گے"۔

یہ قحط بتدریج بڑھے گا: پہلے سال آسمان ایک تہائی بارش روک لے گا، دوسرے سال دو تہائی اور تیسرے سال مکمل۔ یہ اُمت کے لیے آزمائش کا وقت ہوگا، جس میں صرف ذکرِ الٰہی مومن کی غذا ہوگی[2]۔

میانہ رَوِی، قحط سالی اور تنگدستی سے بچنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے

(۳) جو شخص ضرورت کے مطابق خرچ کرتا ہے، اور فضول خرچی سے بچتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے قحط کے دنوں میں بھی دوسروں کا محتاج نہیں ہونے دیتا۔ حضرت

---

(١) "سنن ابن ماجه" كتاب الفِتن، باب فتنة الدجّال ...إلخ، ر: ٤٠٧٧، ٢/ ١٣٥٩.

(٢) "سنن ابن ماجه" كتاب الفِتن، باب فتنة الدجّال ...إلخ، ر: ٤٠٧٧، ٢/ ١٣٥٩.

عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «ما عالَ من اقتصَدَ»[1] "جس نے میانہ رَوی (اعتدال) اختیار کی وہ کبھی تنگ دست نہیں ہوگا"۔ لہذا اگر ہم قحط سالی اور تنگدستی سے بچنا چاہتے ہیں، اور یہود ونصاری کے محتاج نہیں ہونا چاہتے، تو ہمیں فضول خرچی واِسراف جیسی مذموم عادتوں کو ترک کرنا ہوگا، جبکہ کھانے پینے اور دیگر مُعاملات میں بھی میانہ رَوِی سے کام لینا ہوگا!۔

اپنے ذرائع آمدن پر اِنحصار کرنے کی ترغیب

(۴) سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہمیں اپنے باہمی ذرائع آمدن پر انحصار کرنے کی ترغیب دی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «إنّ أطيَبَ مَا أكلَ الرجلُ مِن كَسبِهِ»[2] "سب سے پاکیزہ کمائی وہ ہے جسے آدمی اپنی محنت سے کما کر کھائے"۔

اس حدیثِ مبارک میں خود انحصاری (Self-dependency) کا درس دیا گیا ہے، لہذا ہمیں چاہیے کہ کھانے پینے اور دیگر مُعاملات میں بھی اپنے ذرائع پیداوار پر انحصار کریں، اور مغربی ممالک (Western Countries) کی مصنوعات (Products) کے محتاج بن کر نہ رہیں؛ کیونکہ قحط سالی کے زمانے میں وہی قَومیں محفوظ رہ پاتی ہیں جو دوسروں سے مانگنے کے بجائے، اپنی محنت اور زراعت پر بھروسہ کرتی ہیں۔

---

(١) "مُسند الإمام أحمد" مسنَد المكثِرين مِن الصحابة، مسند عبد الله بن مسعود، ر: ٤٢٦٩، ٧/ ٣٠٢.

(٢) "سنن النَسائي" كتاب البيوع، ر: ٤٤٥٦، الجزء ٧، صـ٢٥٥.

مغربی ممالک پر انحصار ہمارے لیے کس قدر خطرناک ہے، اس کا اندازہ ایران اور اسرائیل کے مابین ہونے والی حالیہ جنگ سے خوب لگایا جاسکتا ہے، جنگ کو جاری ہوئے ابھی صرف چند دن ہوئے ہیں، لیکن ایران کی طرف سے آبنائے ہُرمُز (Strait of Hormuz) کی بندش کے باعث، مختلف ممالک میں کھانے پینے کی اشیاء کی قلّت شروع ہوچکی ہے، اور جنگ کا یہ سلسلہ اگر یونہی چند ہفتے مزید جاری رہا، تو نَوبت قحط سالی اور شدید غذائی قلت تک پہنچ سکتی ہے؛ کیونکہ اس سلسلے میں مختلف ممالک کا تمام انحصار مغربی ممالک سے درآمد کی جانے والی مصنوعات پر ہے۔ لہذا ہمیں آج ہی سے خود انحصاری کی پالیسی (Policy) اپنانا ہوگی، اور غیر ملکی اشیاء پر انحصار کم سے کم کرنا ہوگا!۔

ذخیرہ اندوزی کی ممانعت

(۵) قحط سالی کی ایک بڑی وجہ تاجر حضرات کی طرف سے کی جانے والی ذخیرہ اندوزی بھی ہے، عام حالات میں اسلامی تجارت یا کاروبار میں منافع کی کوئی حد مقرر نہیں، لیکن جان بُوجھ کر کسی چیز (بالخصوص کھانے پینے کی اشیاء) کی مصنوعی قلت پیدا کرنا، ذخیرہ اندوزی کرکے بازار (Market) میں مانگ بڑھانا، اور پھر اسے مہنگے داموں بیچنا، انتہائی مذموم عمل ہے، اس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے؛ نبئ کریم ﷺ نے ایسے تاجروں کی ہمیشہ حَوصلہ شکنی فرمائی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبئ کریم ﷺ کو فرماتے سنا: «مَن احْتكرَ على المسلمِينَ طَعاماً، ضَرَبهُ اللهُ بالجُذامِ والإفلاسِ»[1] "جو شخص کھانے پینے کی چیزوں میں ذخیرہ اندوزی کرکے مسلمانوں پر مہنگائی کا بوجھ ڈالے، اللہ تعالی اسے تنگدستی اور کوڑھ کے مرض میں مبتلا کرے گا"۔

---

(۱) "سنن ابن ماجه" كتاب التجارات، باب الحُكرَة والجَلْب، ر: ۲۱۵۵، ۲/ ۷۲۹.

(٦) سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے ایک اَور روایت میں ہے، حضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «والمُحتكِرُ ملعونٌ»[1] "ذخیرہ اندوزی کرنے والا ملعون (لعنتی) ہے" یعنی اللہ کی رحمت سے دُور ہے! لہذا اگر قحط سالی کے زمانے میں ہم ذخیرہ اندوزی نہ کریں، اور اپنے منافع کی شرح کچھ کم کردیں، تو قحط سالی جیسی آزمائش پر بڑی حد تک قابو پایا جاسکتا ہے۔

قحط اور آزمائش کے وقت قلیل غذا پر قناعت

(۷) قحط سالی اور آزمائش کے وقت، مل بانٹ کر اور کم کھانے سے بھی، قحط سالی اور ہر طرح کی آزمائش میں اللہ کی مدد حاصل کی جاسکتی ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «طَعامُ الواحد يَكفي الاثنَين، وطَعامُ الاثنَين يكفي الأربعةَ، وطَعامُ الأربعةِ يكفي الثمانية»[2] "ایک کا کھانا دو کے لیے کافی ہے، اور دو کا کھانا چار کے لیے، جبکہ چار کا کھانا آٹھ لوگوں کے لیے کافی ہوتا ہے"۔

یہ حدیث پاک "شیئرنگ اکانومی" (Sharing Economy) کی بنیاد ہے، لہذا اگر ہم اس فرمانِ نبوی کو پیش نظر رکھتے ہوئے، قحط سالی اور آزمائش کے زمانے میں باہم مل جل کر کھائیں، اور تھوڑی غذا پر قناعت کریں، تو جنگ اور قحط سالی کے زمانے میں بھی خوراک کی قلت جیسی آزمائش میں بھی باآسانی گزارا کرسکتے ہیں!۔

---

(١) "سنن ابن ماجه" كتاب التجارات، باب الحكرة والجلب، ر: ٢١٥٣، ٢/ ٧٢٨.

(٢) "صحيح مسلم" كتاب الأشربة، باب فضيلة المواساة في الطعام القليل ...إلخ، ر: ٢٠٥٩، ٣/ ١٦٣٠.